بولیویا کے مسلمان

مفتی جنید انور

کوکین اور کوکا تیار کرنے کے حوالے سے دنیا کا دوسرا بڑا ملک بولیویا جو براعظم جنوبی امریکہ کا ایک ملک ہے۔ بولیویا کے مشرق اور شمال میں برازیل، جنوب میں پیراگوئے اور ارجنٹائن، مغرب میں چلی Chilli اور پیرو واقع ہیں۔ کل رقبہ ۱۰،۹۸،۵۸۱ اکلومیٹر ہے۔ ۳ فیصد رقبہ قابل زراعت ہے، ۲۵ فیصد رقبہ پر سبزہ زار اور چراگاہیں ہیں۔ ۵۲ فیصد رقبہ پر جنگلات اور لکڑی پائی جاتی ہے۔ تعلیمی لحاظ سے ۸۰ فیصد مرد اور ۷۴ فیصد عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔

یہ ملک چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہے، ابتداء میں یہاں ہندی باشندے آباد تھے، جن سے ہسپانیہ کے لوگوں نے ۱۵۳۰ء کے بعد یہ ملک چھینا، ۶/ اگست ۱۸۲۵ء کو جمہوریہ بولیویا کے قیام کا اعلان ہوا۔ آزادی کے رہنما سائمن بولیوار کے نام پر ملک کا نام بولیویا رکھا گیا۔ آبادی مخلوط ہے اور ۵۵ فیصد آبادی قدیم باشندوں پر مشتمل ہے۔ تیس فیصد مخلوط نسل اور پندرہ فیصد یورپی باشندے ہیں۔

ملک کی کل آبادی ۸،۸۵۷،۸۷۰ ہے۔ جب کہ مسلمانوں کی تعداد ۸۸۵ ہے جو کہ ملکی آبادی کا 0.01 بنتی ہے۔ مگر یہاں کے رہنے والے مسلمانوں کی حقیقی تعداد اس سے کہیں زیادہ بتاتے ہیں۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں یہاں مسلمانوں کی تعداد ۱۰۰ کے لگ بھگ تھی، کوئی مدرسہ اور مسجد نہ تھی، مگر اب یہاں ۵ مسلمان تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ بولیوین اسلامک سنٹر، سانتا کروز، سنٹرو ابلامیکو بولیوین جو سوکری میں ہے اور حسن طواف شاہ کی سربراہی میں کام کر رہی ہے۔ S-Cochabamba ایک اور آرگنائزیشن اسی نام سے ہی کام کر رہی ہے، جسے امام داود ابو جُدیر، اپنے انتظام میں چلا رہے ہیں۔ اسی شہر میں مسلمان کے نام سے ایک اور تنظیم کام کر رہی ہے۔

بولیوین اسلامک سنٹر کا قیام اگست ۱۹۸۶ء کو عمل میں آیا ہے، امام محمود عمرو ابوشرار نے قائم کیا۔ موصوف فلسطین سے ۱۹۷۴ء میں یہاں آئے تھے۔

۱۹۹۲ء میں بولیویا کی سب سے پہلی مسجد کی تعمیر کے لئے ایک کمیشن قائم کیا گیا، جس نے کچھ عرصے کی مشاورت کے بعد اولین مسجد قائم کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اس مسجد کی تکمیل ستمبر ۱۹۹۴ء میں ہوئی۔ یہ مسجد سانتا کروز

میں واقع ہے۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اہل تشیع نے بھی بولیویا کے دارالحکومت لاپاز میں اپنا مرکز قائم کرلیا ہے، جس کا نام "اہل البیت" لاپاز رکھا گیا ہے۔ مذہبی لٹریچر اور کتابوں کی کمی ہے۔ اقلیت میں ہونے کے سبب مسلمان سماجی اور سیاسی طور پر کوئی وجود نہیں رکھتے۔ مسیحی اکثریت ہونے کے سبب بھی مسلمانوں کو اکثر امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا جاتا ہے مگر مسلمان اکثریت کا تعلق چونکہ تجارت یا سفارتکاری سے ہے، لہٰذا یہ واقعات ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھ پاتے۔

یہاں کے عیسائی کافی متعصب ہیں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہر طریقے سے پریشان اور تنگ کیا جائے۔ یہاں کے مسلمانوں کی اشد ضرورت اسلامی اور مذہبی تعلیم کے لئے اچھے افراد کی فراہمی اور ایک اسکول کا قیام ہے۔

☆☆......☆☆

پیراگوئے کے مسلمان

وسطی جنوبی امریکہ میں چاروں اطراف سے خشکی میں گھرا ہوا یہ ملک ارجنٹائن اور برازیل کے درمیان واقع ہے۔ شمال میں برازیل اور بولیویا اور جنوب میں ارجنٹائن ہے۔

کل رقبہ ۴۰۶،۷۵۰ مربع کلومیٹر ہے جب کہ زمینی رقبہ ۳۹۷،۳۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔ ۲۰ فیصد رقبہ قابل زراعت ہے۔ ایک فیصد پر مستقل فصلیں، ۳۹ فیصد پر جنگلات اور لکڑی، ۳۵ فیصد پر سبزہ زار اور چراگاہیں، جب کہ ۵ فیصد رقبے پر شہری علاقے اور بیکار زمین ہے۔

مسیحیت ۹۵ فیصد جب کہ ۵ فیصد پروٹسٹنٹ اور ایسٹرن آرتھوڈوکس ہیں۔ تعلیم کے میدان میں ۹۲ فیصد خواتین تعلیم یافتہ ہیں، جب کہ مردوں میں یہ شرح ۹۰ فیصد ہے۔ سرکاری زبان ہسپانوی ہے، مگر گوارانی زبان بھی استعمال کی جاتی ہے۔

سولہویں صدی میں اسپین نے مقامی باشندوں سے یہ علاقہ چھینا۔ بعد میں مسیحی مبلغوں کی کوششوں سے سارے مقامی باشندے عیسائی بنالئے گئے اور وہ ہسپانوی باشندوں سے اس طرح گھل مل گئے کہ ایک نئی قوم وجود میں آگئی۔ ۱۴ مئی ۱۸۱۴ء کو اسپین سے آزادی حاصل ہوئی۔

مسلمانوں کی آبادی تقریباً ایک ہزار کے لگ بھگ ہے، جو کہ کل آبادی کا 0.01 فیصد ہے۔ یہاں رہنے والے مسلمانوں کا تعلق شام، فلسطین، لبنان، بنگلہ دیش اور پاکستان سے ہے۔ زیادہ تر مسلمان دارالحکومت اسن

سیون میں رہائش پذیر ہیں۔ جب کہ دیگر افراد مختلف شہروں اور ٹاؤنز میں مقیم ہیں اور وہیں رہتے ہیں۔شمال میں برازیل کی سرحد پر واقع علاقے میں بھی کافی مسلمان رہائش پذیر ہیں۔ یہی حالت ارجنٹائن سے ملنے والی سرحد پر بھی ہے۔ برازیلی سرحد سے ملحقہ سرحدی علاقے میں رہنے والے مسلمانوں کے برازیلی علاقے (پراتا) کے مسلمانوں سے کافی مضبوط ہیں۔

اسی سرحدی علاقے میں مسلمانوں نے ایک مسجد تعمیر کی ہے، جس کا نام عمر بن الخطاب مسجد ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مسلم بچوں کی تعلیمی اور فکری ومذہبی تربیت کے لئے مدرسہ علی بن ابی طالب بھی چل رہا ہے۔ یہ دونوں ادارے مقامی اسلامی عربی ثقافتی مرکز کے زیرِ انتظام چل رہے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ یہاں کے مسلمان اپنا ایک مسلم ٹی وی اسٹیشن بھی قائم کر چکے ہیں۔جس کا قیام ایک مسلمان مخیّر کے مرہونِ منت ہے۔اتنی کم تعداد کے ساتھ اتنی بڑی ڈیویلمینٹ حاصل کرنا کافی حیرت انگیز امر ہے۔

دارالحکومت اسن سیون میں تقریباً ۷۰ مسلمان خاندان آباد ہیں، مگر یہاں ابھی تک کوئی مستقل اور مناسب مسجد تعمیر نہیں ہوئی۔ایک گزارے کے لائق جگہ ہے، جہاں مسلمان اپنی مذہبی عبادات ادا کرتے ہیں۔یہاں درحقیقت ایک مسجد کی اشد ضرورت ہے جہاں مسلمان اپنی مذہبی، روحانی اور سماجی سرگرمیوں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے دارالحکومت میں عتبہ بن نافع اسکول قائم ہے۔ پیراگوئے کے ایک اور شہر Cabalero میں تقریباً ۲۰ مسلمان خاندان آباد ہیں، یہ زیادہ تر تجارت اور اقتصادیات سے وابستہ ہیں، مگر اپنے دوسرے ہم مذہب لوگوں کی طرح انہیں بھی اپنے اور اپنی اولاد کے لئے مناسب اسلامی ثقافت، روحانیت اور تعلیم کی کمی کا سامنا ہے، اس حوالے سے وہ اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے فکر مند ہیں۔

یہاں کے مسلمانوں کو عربی اور اسلامی ثقافت سے دور ہونے کا شدید احساس ہے، اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان آرگنائزیشنز ان کے بچوں کی اسلامی تعلیم کا انتظام کرنے اور اسلامی تشخص برقرار رکھنے میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہی ہیں۔ایسی صورت حال کے جاری رہنے کی صورت میں وہ خوفزدہ ہیں کہ جلد یا بدیر ان کے بچے پیراگوئے کی ثقافت کے مرکزی دھارے میں بہنا شروع نہ کردیں اور پھر اپنی اسلامی ثقافت کھو بیٹھیں۔

اسلامی تنظیموں کے حوالے سے یہاں کی مرکزی آرگنائزیشن Cetnro Benefico Cultural Islamico ہے، جس کا انتظام وانصرام فوزی محمد عمیری کے ہاتھ میں ہے۔

☆☆......☆☆